

# تَمِيرِ حَيَاتٍ

تہنائی میں اللہ کی یاد میں رونے والے پرسائیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن دین خدا کے تائیکے سو اکسی کا سایہ نہ ہو گا اسدن سات آکھیوں پر خدا اپنا سامنے کے مارے گا۔ (۱) منصفت بادشاہ، (۲) اس نوحان چب نے اللہ کی عبادت میں نشوونما پائی (۳) اہل دمی پر جس کا دل مسحیوں گھا رہے (۴) وہ آدمی جو اللہ کے لئے محبت کریں الگ ہوں تو خدا کے لئے اور ملیں تو خدا کے لئے (۵) وہ جسکو کوئی اعزاز و حسن والی عورت بلاے تو وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی اتنا چھپا کے مدد کر کرے کہ ایسی بھوتک خبر نہ ہو کہ دلیں ہاتھ نے کیا دیا۔ (۷) وہ آدمی جو اللہ کو تہنائی میں یاد کرے اور اس کی انکھیں لکھا رہوں! (بخاری مسلم)

شنبہ  
دارالعلوم ندوۃ العلماء  
کے مہینے



اس شمارہ کی قیمت ۱۰ روپے

۱۸-۲ دو فعدہ ۱۳۹۲

مطابق

۲۵-۱۰ دسمبر ۱۹۷۲

جنده سالانہ آئی روپیہ قیمت فوجہ ۳۵

Read No. L 1981

PONTIALLY  
**TAMEER - E - HAYAT**

Darululoom Nadwatululama, Lucknow. (India)

Phone 22942

## مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ کی تازہ مشکلش صد ریار جنگ

قدّر: حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

تألیف: مولانا حسین قبیر بنخان

صدر الصدرو دارالعلوم ندوۃ العلماء، شہزادی ایک وقت ایک جیسے عالم دین

حضرت ابو حسن رحمہ اللہ عزیز ابادی کے مترش، سلطنت آصفیہ، جہر آباد کے صدر الصدرا

اور خاندانی ریس تھے مسلم پور نویں علی الگز، مسلم ایک یونیورسٹی کا نام نہیں، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

اوہ را احتیفیں انہم لذعیل علمی تحریکات سے تاجیات داہست رہے، اس کتاب میں

ان اداؤں کا خصوصیات بھی بیش کیا گی ہے۔ یہ سوانح قومی تاریخ کی ایک اہم کردی اور

ایک قومی ضرورت کی کیلی ہے۔ یہ زندگی صاحب کے ملی اور ان کی کمالات اور ان کے

اسلوب تحریر پر سر جاصل تبصرہ ہے۔ — کتاب نہایت دلچسپ، معلومات افزائی

اور سین آنوزبے۔

کتابت وطباعت علی ۱۳۹۲ء سازمان مخفف ۵۰۰

بہترین دست کو۔

تقریبی صرف بآہر دین پڑے

**مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ**

مل۔ کاتہ

مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

Cover Printed at Nadwa Press, Lucknow

شَرْكَانْ كَانْ

از مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادگی

وَإِنْ خِفْتُمُ الْأَكْثَرَ حَوْلَيْ أَبْيَضِي فَامْتَكِنُوا إِمَّا أَطْلَبَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ عَذْنِي وَثُلْثَةَ وَزْبَاعَهُ فَعَانِي خِفْتُهُ أَلَّا تَعْدِلُنِي وَعَوْنَاحِدَةَ  
أَوْ حِمَا مَكَّتُ أَنْهَا سَكَهَهُ وَذَاهِي أَدْلَى الْأَكْتَهُ وَلِمَوْهُ وَانْوَالِنِسَاءِ عَصَدَ قَتْرِنَنِ مَلْكَةَ هَفَانِ طَبَنَ لَكُمْ مِنْ شَيْئِي مِنْهُ نَعْنَاصَ فَكَلْوَاهُ  
هَدْلَقَنِ بَحْرِي مِنْهُ

بُشِّرِ نوشتی کھا داد بیٹو

بیوی ہر جیج و فرچیاں بھاریں لگوان دسرع ستو میں ہیں ان کے  
بیویوں جیج و فرچیاں بھاریں لگوان دسرع ستو میں ہیں لگکہ ایک  
بیوی سے اپنے حب اپنے انتخاب کرو ایک ہی کامیں لگکہ ایک  
کل طبعی معذوریوں کا لحاظاً کر کے مرد کے لئے کوئی سہولت چاہی  
حقوق نہ رکھے وہ بھی عراج ادا کر سکو گے۔

آئیت کے ان الفاظ سے بعض فرقوں نے، کہا جاتا ہے کہ  
مددگر اس جملے کی کوئی رعایت اپنے نظام میں نہیں رکھی وہ  
بعض نے یہ میراث اٹاک پروچار دی ہے، لیکن بعض تے نوجہ  
فید عدد کے نفسِ نعمت کا جواز نکالا ہے۔  
سبکے کہتا ریغ جب سے ہر دینی ہے، داعیان توحید پر بھر

برحق نے اس دستور کو مذہب جامن رکھا ہو بلکہ اس پر حکم کرو کر کے برتھے، بیہکی خاطب اسلام بے ہی اولیا اور سرورِ رسولوں  
بلکہ عقلاً کی بعض کرتا ہوں میں تو نو فتوح کا تعلیم جس مذہب  
اکا بڑا ہی سنت مثلاً امام ابن الیاسیل اور امام ابوالحییم سخنی  
یعنی عقلاً حضرت جو سی حضرت داد دحضرت ملیمان میں سے کس  
کے ہے اس بھی ایک زوجی رہائیت کی مدد از جمیں ہوتی، بلکہ بعض کو  
شہد کو با لٹکل دور کر دیا ہے اور فتح ادھر (وفت و احمد) میں چا  
جک محرر دکھنے لگا ہے۔

اگر وہی کی نکاد مخوبی توصیات ہی کیوں نہ ارتاد مو  
ادر بود پ دام بکھر میں آج عقد بکاج کو درمیان میں لائے بخیر خشم  
لہ ایک دوسرے سے ادل بدل کرتے رہے ہیں۔  
گیا اس قدر طفوم بچہ کر بیان کرنے کی ضرورت ہے  
اندھر کھلے بندوں ہو رہا ہے، اس کی لفظ و حکایت کی بھی تباہی  
یہ تحریک دوست کی اجازت ہرگز کوئی ایسی ہیز ہمیشہ  
ال صفات میں نہیں ۔۔۔ اسلام نے ایک طرف تو ایک زخمی  
اور خونسرگ محبیں ان کے لئے سرخ ہجڑیں دے سماءے

پرسی مسلمان کو متبرانے اور اس کی مراجع ملارج کی تاد میں کرنے قیداً اکر نہیں کو سند جراز دے دی اور زد و سری ہلفت اس لی مزورت محروس، جو مرد کے فونی اور اس کے جسمانی ساخت مناسب خوب نہیں یاں فیضی بھی بھی مراجع کر دیں۔ اور یہی اس کی حکم دوڑکب ہی اس نوجیت کی بے کہ بہ کہت زردوں میں ایک بیوی کا کمال ہے۔

مودتی رات ۲۵ دسمبر  
چنانچہ کب تا کی رات با خصیت سے منتقل مخصوص  
کے اتجاد دنیا س کا جہاں تک نہیں ہے۔ مزد کا عصی جنمٹ کے  
ہوتے ہوئے تھے اس من بعد اف ہیں؟ اور جب سوال  
الدرخت ہو جاتا ہے تو اس کے بعد مرد یور جہان جست سے  
امن کی وحیات سے منتقل کرنا ہوتا ہے تو کہہ بس ساخت نہ  
کھلی دند دار تھیں رو طاقت۔ خلافت یونیورسٹی کر لے

او رعناد است که میرے پاک کرد ڈالنے کی وجہ سے اس کا نام  
من المیتاء - اس سے زان نایاب آئیں -

سالانہ  
شماہی  
تمیت  
۳۵ یوں  
۸ روز پر

شعبیہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلما، کھنڈو  
جلد اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میلت میں این کامقاوم اور انکی فرمہاری

ز مولانا ابو الحسن علی نوری (۱)

۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء کو گورکھپور میں خاتون اور شہر کے سربراہ اور دہ ایک مخصوص مجلس میں ایک تقریر کی بھی  
بھی جسمیں طبقہ، خواص کے مقام دوستہ دار یوں پروشنی ڈالی گئی تھی۔

خواص کا ایک جامی مفہوم ہے اور ایک اسلامی اس کا جامی مفہوم یہ ہے کہ کسی معاشرے کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے تو ان محیی نے اس کو معاشرے کے ایک مریض دنیا سفر کو کیا تھیت ملت یا ملک ہیں ایک ایسا طبقہ وجود میں آجائے جو ہر چیز میں عوام سے الگ برداشت اپنی دنیا خود بنائے ذکر کیا ہے جو بکر و الامت کے مرض میں مبتلا رہے اور ہر یک دعوت و اصلاحی کو شدید لکھنے کی امداد کی دینا ہے محض سر کر دے، زندگی کے ہر شعبہ میں اس کا معیار عوام سے بلند ہو جان ایک روپیے کے کام چلتا ہو دیا ہے کام جلا جو کام سادہ طریقے سے ہوتا ہو وہ دعوم دعام اور نہایت ترک و احتشام کے ساتھ انجام دیا جائے ہے ہر چیز میں نام و نونہ اور غیرت و جائبت

پس نظر ہو جب سسریں اور سر دیگوں کا موت بدرے دھنیوں نے خود بیٹے جائیں اور اور دولت پاڑ کی علیٰ جائے اور اس میں سی شان و شکست کی اہمادہ، مگر کہ شہر میں عفتی اور جہنمیوں اس کے حیر پر رہیں اور اپنی خیالی دنیا میں پوری عمر گز اور دی جائے اور عوام موجو کچھ لغزتی ہے اور جن مصالب و مبتکلات سے دن رات ان کا سامنا ہو اس کی اس طبقہ

کو بڑا بھی از نئے، سی دین خریک اور اسی اصلاحی و تحریک سے قلعہ کوئی ریاستی نہ ہے، ساری دیکھیں۔ اپنے ۱۰ یعنی اولاد اور اپنے ۱۲ قیمتی معاشرت اگر مخدود رہے تو جس کام سے شہرت و عزت حاصل ہوئی اور بھی کچھ کر سکے جس سے اسی اولاد اور رکھتے ہیں اور جم کو عذاب ہے تو ملکا۔

بیوادر حکومت و سوسائٹی کی نگاہ میں ونچت بر جمہ سکے اس کے لئے اسٹریٹیوں کی بولٹ براڈس کی کمی اس آگرہ کو ایک برجمہ میں "کے لف سے یاد کی جائی ہے جس کا دام ۴۵ سارش کرنے والے بس کام سے متعلقہ حاصلخواہ تباہ اس کے لئے اکٹوبلوں پر پر ۱۰۰ اخلاقیات میں جو بات عوام کے کوٹشیوں کی رہا ہے مختصر یہ اکثر نا اور اس کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسٹریٹیوں کی فرماجیوں

تاجا مرے اس بیٹے کے لئے بجاگہ جو بات اس کے حق میں عجب اس کے حق میں بزرگ ہے۔ حالی نے اپنے زمانہ کے امرا و خواص کے اسی بیٹے کی نسبوتوں اشارہ میں تکلیفی ہے۔

امیر دل کا نام نہ چھو کر کیا ہے      خیران کا اور ان کی طبیعت جدا ہے  
سزا دار ہے ان کو جوتا سزا ہے      رداۓ انہیں کو جو نارداۓ

تہذیت مولیٰ ہے تاکو کام ان سے بہت فخر کرتا ہے اسلام ان سے

میران مجیدی میں مسٹر پین تک اصطلاح اور ان کا کردار بہ نہ کے پس بعثت کے لئے جس کی بر سرت اور اطلاق ہوں میران مجیدی میں مسٹر پین اس کی بے محدودیں اس کی اخلاقی ترقی کی۔ اس کا آن دن بھر بیٹھے دادو گز

# الْحَلَاصُ

از فادَاتِ شاهِ و مُحَمَّدِ الشَّصَاحِيِّ رَاشِمِ قَهْرَمَانِ

برے مدھل کے انبات میں بائیت هر چیز اسی تھی اسی لئے  
اس کو اخنی دیکھا اس سے دوین میل طلاق کی بیوی تو اور یہ بھی جو  
بواک دین بچھل سلم و علی کے مجموعہ نام ہے اس لئے ان دونیں  
میں بھروسی نہ دو دست ٹھہر ہیں لیکن اخلاص سی علی کوئی بنا  
بے در حقیقت طاقت تاریک ہے این دین کے نئے علم و علی اور  
اخلاص ایکوں لی خود دست بے علم و علی میں اخلاص اسی لئے  
ایسی دست بیجھے جزا و خیر دست تاریک اس کے بھر طبل کا  
 وجود ہوتا ہے جیسا کہ سب کے آخر میں «اخلاص صد سیعہ

اللہ فرمائے انشا ربے صاف طور پر بھرو اسی دست بے  
دوسری دست بے۔

پا ۱۷۶۳ میں آمد ایک دن کی خوشی میں اللہ فرمائے  
سیاکھوں احوال انساں بالا سطح دیکھ دن میں  
سیئں اللہ ۱۷۶۴ء

اے بیان و ایسا کہ اس امور بیان ہو گئی کہ بالا مندرج  
وہی سے کھا تے ہیں اور ایسی داد سے بذار کھے گئی۔

صاحب روز اعلیٰ اس کا بیان بھی اسی سے اس طرح  
بیان فرماتے ہیں کہ۔

خدود حق بیان حوالہ الاحرار فی اخواتِ میہ  
لانہ ایمہ رضا بیان سوہ جان الہتاء میں مختار

اکابر میں مان تھیں کو درکش سفیں کی دعویٰ نانے کے

لیکن مواعونِ دلکش الحج و الدار و دھلک

، میہم

اس میں حارہ اور بیان کا حوالہ بیان ہے ان کے اخواتِ  
کا بے اندیش کا جائز کے سوا حارہ کیلے جو اس کے سرو ممالی  
تھا کر کلہ، اور بیان کو اخون ہے رب بیان اسی سے جیسے ہے  
وہیں کے لئے کان کی بھی کی تھیں گوسیں یعنی ان کا سماں دیکھیں  
کہیں لئے ان کو خاطر بنا۔

ترجمہ بے کار و خیر بے کار و خیر بے کار و خیر

، میہم

اول درست اخلاص موسیٰ مودودی کی بھی یہی کس کی تھیت

یہ سطح پا لے جائیں کہ وہ فاقہ سے نائبِ مجاہدین اور جس میں

میں شرکت کا کسی طرف قائم نہ ہو۔

نحو







بڑا بیک آجیل ہے کو جوں دوسرا فہرست کوئی  
کس کے دو من کا آتش جارہا دے دو  
بلجھن جوں  
بڑا بیک ہو دوست کچھ دشمن کے مل کیا  
آتش بڑو دستے لکوار راستہ کو  
دوست  
ر نا تھا سو کافوں حیتے اسے جسکے  
جو ن دیکھا تھا ان اٹھوں نے دیکھا بھلو  
حقیقت حالت  
مشکل سفر اتنی رخچ رہو اول کوئی  
باد اغیار کے جھوٹ سے پھردا جائے  
آتی  
اسے پتو دل میں بخت نے داڑھو تو دو  
زورے آئے ہیں ان باؤں سے کپساں کے  
کاشتال  
اس اجن جسم سے جنت جی پلے جانہ شری  
ذندگی تجھ بھوئی ہے مر تھوڑا دوں کو  
لندلی سے بدلی  
بڑا لفڑ کا را وہ رکھا تھا زہار  
دل سے بیڑا تو ہے جان سے بیڑا نہ تو  
بیکی خون  
سرخ غم سے کیا گھوں مالی دل اسے عرض  
اک بگ جائے جوں کوک دم دیدہ بڑھک  
سروت  
دند و حکومت نہیں شوہر بھی ہیں خوب  
ملت بودہ بکاں کوئی جس کا کھاں دے جو  
تصوف  
حات پوہر چند بھائیوں دی دیو  
کچھ آئیں ہیں اگلی سماں تھا دیہیں  
صفہ قلب سے حاصل کیا جو کیا کیا کیا کو  
معافی قلب  
کعن غصہ کوچ میں قدر دو لت دل اسیں  
ھو کر بیس کھاتے ہیں بیس پاری سوچ پر کوئی  
بھرستی پیس دے کشی ہوں جسے پیش  
لات پھر اٹھوں کو اس امیر پر بخت ہوئے  
خواب میں شاید کو رواب کے قوت میں پر کیوں  
مزب المثل  
سید صفاتی سے آئی کار تبریز مل  
بھر کوکو کو ہو کو قوی اسے دل باغ  
ہیسا ہو دے کوئی دل اس اخواں میں  
حیث  
اعنایی حکت جان دی گھوڑی دی کی  
لہجاتی ہے بدھر کو حق جاتے ہیں  
بھر کیاں جن کو یہ آتش بھیں داگ داگ  
اسے خوش حال ہو دیسا کو خطا جاتے ہیں  
عیام  
تیرا نیاز مند ہو اے ناٹھ بھیں  
دو ٹوں بھل میں میں کا تھکنا کوئی بھیں  
بھر کا تھکنا یہ بھیں دھرے خاتے ہیں  
بالاً آسمان فیض دار دیں بھیں  
اوی کس ملے اپنی اقصی مسلم ملے دوست

گردش دو راں سے مداری طاریے اسی  
نوں کی بخت کو امدی بخیر جیسی گلے اسی  
قدوم  
فضل پھر ان ہے کوئی دل کو پھر اتھے  
دل کے کنار دست دکر بیان کو دوں  
نشویں  
عکل تھیں غیاث اسیں گھن کوئے  
یقینی دہ نیں جو نہ ال سے در بیوں  
شکریہ  
اس شش بھت خوب جویں جھیں اے جوں  
کوئی میں ہڈ کے سجدہ بھتے چار سو کوئی  
دو آبیے تو خار مذیاں سے در بیوں  
جیوں  
کوئی خوب جسیں یاد کی آتش بھپیں  
وجوں کو جوں کوئی دل دیاں سے در بیوں  
جیوں  
د تو دشمن کوئی میرا د کوئی میرا دست  
بار خاطر د کسی کا د ضرب د اس  
مزب المثل  
سالک بھت کو کہیں پیش نہیں  
صلحت میں کوئی جسکر کیں شلار میں  
نفس  
نکھت گلی نہیں نہیں جانتے سے پیش بیہ  
کوں دیوانہ دیتا ہر دیں عشق بھاری کو  
وہ بیکاں بھیں اگلی سماں تھاری ہمیں  
وہ بیکانی بھلے کوئی دل کے آرزوں  
حسرت  
یہی اس جم بیکاں کو جنم طیبیاں کو دھو جیں  
کاشن کیش بھت میں کم کر کے ہم چار بیوں  
تصوف  
اکر میں ناک جی ہو تک قاتس کو بادشاہ  
رکھ لی جوکی سر کھتہ کسی کی جھوڑ بیوں  
بھیجیں  
صورت فواب فرمون میں بیان عرضی صنم  
اپنے افس کوہم یاد دیکا کرتے ہیں بھ  
مزہب  
بہر ملکن کھجی اپنا لبھی جمل نادے  
سید دشادا آبا د کس کرتے ہیں  
دھن  
بند ہو زمیں سے مراہن اراثت  
لشان تیرے مخلو علیو نام بھیں  
تغیری  
بادی بھتی ہے قرقی کا بک پاہی بالا  
بودیا بھوک کی کی تھی سیاں بھوک  
آیا بھل بیوں کی تھیز بیوں بھوک  
ہم بھل بھیں شاہدیاں کا ایں عالم کو  
وہ دو دن کے لئے بھی نظر اول مول پیچے  
بھل بھل کامیز ملکر بیانیں یہیں  
آناد الادا ہے بیب شاہدیاں  
بندار جان کر کی فہم دیاں بول پیچے  
مرغی جان کر کی فہم دیاں بول پیچے  
دال پیچے غذا آتے ہیں اب بھل کوہ بیوں  
پاہتا ہوں جو دن طیب دل بیوں بھیں  
بھر کو بھی ناہیں بھیں دھرے خاتے ہیں  
سماں جلا کسی ہر کی پھوڑا کھاں میں  
دل کی کمودر اسیں اکر اسیں سے در بیوں  
سارے لفڑ گرو مصالا سے در بیوں  
تصفت طور ایش



